

فیوض الحرمین

مع ترجمہ اردو

سعادت کونین

قسط: ۲

تصنیف لطیف: شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ

مشہد آخر افاضہ ہوئے مجھ پر جناب
 مقدس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بندہ کی
 اپنے مقام سے مقام قدس کی طرف ترقی کرنے
 کی کیفیت پھر اس وقت اس کو ہر شے
 روشن ہو جاتی ہے جیسا خبر دی گئی ہے
 اس مشہد کے قصہ معراج منامی میں تو اکثر
 اوقات آدمی کی نظر پیچھے ہٹتی ہے اُلٹے
 پاؤں ان وقائع کی طرف جو اس پر گزرے
 ہیں تو جان جاتا ہے اُن واقعات کو جو
 الہام خداوند اور طبعی خیالات اور مکر شیطانی
 سے ہوتے ہیں اور اکثر اوقات اس کو علم
 صریح ہو جاتا ہے جو برتتے ہیں ملاء اعلیٰ
 علوم ناموسیہ سے اور آنے والے واقع
 سے ڈرانے کا اور لوگوں کے جھگڑے کا
 ارزوئے تنزل کے اُن کی مدارک کی طرف
 اور عذرو حیلہ کے واسطے اُس کے عقدہ
 کھلنے کے جو مناسب اُن علموں کے ہیں

مشہد آخر فاض علی من جنابہ
 المقدس صلی اللہ علیہ وسلم
 کیفیت ترقی العبد من حیثہ الی
 حیز القدس فیتجلی له حینئذ کل
 شئ کما اخبر عن هذا المشہد
 فی قصۃ المعراج المنک فریما
 رجع نظره قہقری الی ما جرى
 علیہ من الوقائع فیعرف ما کان
 منها الہاما من الحق وتقربا
 مما کان من الطبع وتسویل
 الشیطان وریما علم علما اصرح
 ما یکون ما یتداولها الملاء
 الاعلی من العلوم الناموسۃ
 والانذار بالوقائع الآتیة ومنخاصمة
 الناس تنزلا الی مدارکهم
 واحتیالا لفک عقدتها مما
 یناسب تلک العلوم فی تلک

اس عالم میں اور ہیست ملاء اعلیٰ کی اور اُن کے مقامات ملائکہ اور ارواح اولیاء و انبیاء اور ملاء سافل اور جو اس کی مانند ہوں اور یہ سب علم قرآن عظیم کے علم ہیں تو میں نے دیکھا طبیعت کے پردہ دور کرنے اور مالوفات اور عادات اور محسوسات سے مجرد ہونے اس درگاہ کے رنگ سے رنگے جانے سے ایک امر عظیم اور مجھ سے کہا گیا کہ یہ درگاہ رویت ہے نہ درگاہ کلام پھر جب اللہ ارادہ کرتا ہے کہ خلقت کی طرف ساتھ نزول کتاب کے تدلی کرے تو اس مشہد کے صاحب کو ایک لباس نورانی باریک پہناتا ہے یہ رویت اس کی نسبت کلام ہو جاتی ہے پھر میں نے دیکھی اس کی اللہ ارادہ و تنزل کی کیفیت حیرت انگیز اور عادت کی طرف تو کھل جاتی ہے اس کی چشم طبیعت اور بند ہو جاتی ہے چشم ملاء اعلیٰ تو ہو جاتا ہے اس کے روبرو ایک خیال جسے وہ دیکھ رہا تھا اور ایک امر کہ اس کو یاد کرتا ہے اُس کے غائب ہونے کے بعد اور کبھی پاتا ہے طلب ملاذ و اسباب سے وہ شے جو اس سے سلب ہو گئی تھی یا اس سے منع کر دی گئی اور درمیان اُس

النشاة ومن هیآت الملاء الاعلیٰ ومقاماتهم ومقامات الملائكة وارواح الاولیاء والانبیاء والملاء السافل وما بضاهی ذلک وهذه العلوم کلها علوم القرآن العظیم فرات من طرح جلباب الطبع والتجرد عن الالف والعادة والمحسوسات والانصباع بصیغ تلک الحضرة امرا عظیما ثم قبل لی هذا حضرة رؤیة لا حضرة کلام ثم اذا اراد الحق ان یتدلی الی الخلق بکتاب ینزلہ البس صاحب هذا المشهد لباسا نورانیا رقیقا فانقلب هذه الرویة بالنسبة الیه کلاما ثم رایت کیفیة الخدرة الی حین الطبع والعادة فتفتح علیه عین الطبع تنغمض علیه عین الملاء الاعلیٰ فصار ما کان بین یدیه خیالا یتخیله وامرا یتذکره من بعد غیبه وربما وجد من تطلب لملاذ والاسباب ما کان سلب عنه او نهی عنه وبین

کے ترقی اور الحذار کے حالات کثیرہ ہیں جو میں نے مشاہد کئے ہیں اس مشہد میں بعضے اُن میں سی وہ ہیں جو اعلیٰ کے بہت قریب ہیں اور بعضے وہ ہیں جو اسفل کے بہت قریب ہیں پھر پیدا ہوتی ہیں ان حالات سے جو وہ جو میں تم سے بیان کرتا ہوں۔ پیدا ہوتا ہے ہاتھ اور پیدا ہوتا ہے خاطر اور پیدا ہوتا ہے خواب اور حق یہ بات ہے کہ خواب خیالات ہیں مانند احادیث نفس کے کہ مبرد ہو جاتا ہے ان کی طرف درا کہ تو پاتا ہے مرایا اور مسمع میں اس کو اور پیدا ہوتا ہے خیال حق کا جس سے اُس کا دماغ بھر جاتا ہے اور پیدا ہوتی ہے فراست صادقہ علیٰ ہذا القیاس اور بھی اور یہ سب حیز حجاب میں ہیں درمیان اس درگاہ کے جہاں حجاب نہیں اور درمیان حجاب متاكد من کل وجہ کی اور میں نے ہر شے کی ان میں سے میزان اور مقدار کو پایا اور میں نے پایا ہر ایک کا مظہر جو وہاں پایا جاتا ہے لیکن میں نہیں فارغ ہوا اس مشہد میں واسطے احاطہ ان میزان اور مقداروں کے اور کفایت کرتا ہوں اُن کے اصول پر اور قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم کو توفیق دے ان کے احاطہ کی دوبارہ۔

ترقیہ والخدارہ حالات کثیرہ شاہدتها فی ذلک المشہد منها ما هو اقرب الی الاعلیٰ ومنها ما هو اقرب الی الاسفل فیتولد من تلک الحالات ما هو اقول لک یتولد الہاتف یتولد الخاطر یتولد الرؤیا والحق ان الرؤیا خیالات کمثل احادیث النفس یتجرد الیہا الدراکۃ فیجدہا بمرأئ منہ ومسمع یتولد خیال حق یمتلاء منہ دماغہ یتولد فراسة صادقة الی غیر ذلک وکل ذلک فی حیز الحجاب بین الحضرة التی لا حجاب ہنالک و بین الحجاب المتاکد من کل وجہ ووجدت لکل من ہذہ الاشیاء میزان ومقدارا ووجدت لکل مظنة یوجد ہنالک ولکن لم اتفرغ فی ہذہ المشہد الاحاطة تلک الموازیں والمظان واکتفیت باصولہا وعسی ان یوفقنا اللہ للماحطة فی ثانی الحال

مشہد آخر عارف جب ہوتا ہے اس چیز میں جو قریب طبیعت ہے نہیں مشاہدہ کرتا فعل حق کو جیسا چاہے مشاہدہ کرنا تو کبھی مشتبہ ہوتا ہے نزدیک اس کے الہام ساتھ خطرہ حدیث نفس کی اور حالت الہیہ ساتھ امر طبعی کے اور ہوتا ہے کوئی حادثہ نہیں جانتا ہے کہ اس میں اللہ کا کیا حکم ہے تو متردد ہوتا ہے اور اس میں ایک زمانہ گزر جاتا ہے پھر وہ منجذب ہوتا ہے طرف خیر حق کی پھر وہ ہوجاتا ہے عبد اللہ تو روشن ہوجاتی ہے اس پر ہر شے پھر اس کی نظر پیچھے ہٹتی ہے اٹے پاؤں ان امور مشتبہ اور ان شکوک کی طرف تو اس کو کشف ہوجاتا ہے ارادہ حق کا اور اس کا حکم تو گویا کہ وہ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیتا ہے پس اگر ہوتا ہے کلام کیا گیا تو کلام کیا جاتا ہے برابر اور اگر ہوتا ہے سمجھدار اور فہم تو سمجھایا جاتا ہے اور تلقین کیا جاتا ہے اور تیرے واسطے عبرت ہے سورۃ انفال کہ سوال کئے گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم انفال سے تو نہ بیان کیا کہ کیا حکم حق کا ہے اس میں اور کیونکہ تقسیم کی

مشہد آخر العارف اذ کان فی حیز ما یلی طبیعۃ لم یشاہد فعل الحق کما ینبغی ان یشاہد فریما اشتبه عنده الہام بها جسد حدیث من النفس وحالة الہیۃ بامر طبعی ویكون حادثۃ لا یعلم ما حکم اللہ فیہا فیتردد ویكون فی ذلک برہتہ من الزمان ثم انه ینجذب الی حین الحق فیصیر عبد اللہ فیتجلی لہ کل شئ فیرجع نظره قہقری الی تلک الامور المشتبہۃ والشکوک فینکشف ما ارادہ الحق وقضی فکانہ بری رأی عین فان کان مکلم کلم کلاما سویا وان کان مفہما لقنا فہم ولقن ولک عبرۃ بسورۃ الانفال سنل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن الانفال فلم یبین فاحکم الحق فیہا وکیف نقسم وساقہ الحق الی ذات الشوکۃ لیمحق

جائے غنیمت اور روان کیا اس حکم کو حق نے طرف ذات شوکت کے تاکہ کفر مٹ جائے پھر جب مجتمع ہوئے سوار اور ذات شوکت دونوں تو مختلف ہوئیں رانیں الہام حق تو جذب کرتا تھا ذات شوکت کی طرف اور میل طبایع جذب کرتی تھی طرف سواروں کے پسوہدایت کئے گئے وہ لوگ طرف حق کے اور نازل ہوئی من و مطر اور جنبش ہوئی دلوں کو طرف جہاد کے نہیں معلوم ہوتا تھا کہ اس کا مبداء اللہ کا ارادہ ان کی مدد کا تھا یا امور طبعیہ تھی پھر جس وقت منجذب ہوئی صلی اللہ علیہ وسلم حیز حق کی طرف تو ان سے حقیقت امر اس کی بیان کی گئی پس اگر تم پوچھو کہ جسے تم حیز حق کہتے ہو وہ بتاؤ کیا ہے تو سنو علماء اعلیٰ اور عظماء مومنین کی ہمتیں اور ان کے مطمع نظر جمع ہوتی ہیں اللہ کی تجلیوں میں سے ایک تجلی میں اور وہ خطیرۃ القدس ہے اور وہ ہے جسے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت آدم اور حضرت موسیٰ کی بحث ہوئی نزدیک اللہ کے اور وہ ہے قدم صدق عند ربہم اور جس نے اسے پایا وہ ہے علیٰ بینۃ من ربہ ویتلوہ

لکفر بہ فلما اجتمع برکب وذات الشوكة اختلف الاراء فالهام الحق يجذب الی ذات الشوكة ومیل الطبایع يجذب الی الركب ثم هدوا الی الحق ونزلت الامنة والمطر واهتزت القلوب الی الحرب لا یدری مبداء ذلك ارادة الحق بهم النصر ام امور طبعیة فلما انجذب النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی حین الحق کلم بحقیقة الامر فی ذلك فان قلت اخبرنی عن هذا الحیز الذی تقول انه حیز الحق ما هو قلت هم الملاء الاعلیٰ وعظماء المومنین ومطمع بصائرهم تجمع فی تجلی من تجلیات الحق وهو خطیرۃ القدس وهو الذی قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان آدم احتج موسیٰ عند ربہما وهو قدم صدق عن ربہم ومن وجده فهو علیٰ بینۃ من ربہ ویتلوہ

عشر
لی
قلہ
وال
طبیب
وتس
رو
ویس
بینہ
الذہ
لطف
اختی
مراد
شم
المر
ان ال
یقول
وایا
الفرو
ثم ک
کیفیه

شاهد منہ یعنی اس کے نفس میں داخل ہوتا ہے رنگ اس درگاہ کا اور داعیہ حق ہے مومن کے قلب میں پس خوب غور کہ کہ مسئلہ دقیق ہے۔ مشہد آخر اس اثنا میں کہ میں متوجہ تھا طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ یکایک ایک ایسا نور بلند طلوع ہوا کہ میرا خیال پر ہو گیا اور میں اس کی چمک سے متحیر رہ گیا تو میری باطن سے آواز آئی بطریق فراستہ اور تفتن کے کہ یہ نور عرش ہے اور اس کو نبوت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں دخل عظیم ہے اور ان کی حقیقت کی معرفت پوری نہیں ہوتی جب تک اس نور کی معرفت نہ ہو پھر میں نازل ہوا طرف حیز فکر و رویت کے تو مجھے یاد آیا جو کتاب درمنشور میں روایت ہے حزقیل کے قصہ میں رویت نور عرش سے اور اس کی نبوت کے منعقد ہونے سے اوپر زبان اس نور کے مشاہد آخری بالاجمال میں نے سوال کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال روحانی جیسا کہ میں آگاہ کر چکا ہوں کئی بار کہ میرے واسطے تنب

شاهد منہ ای یداخل نفسہ لون من تلک الحضرة هی داعیة الحق فی قلب المؤمنین فتدبر فان المسئلة دقیقة مشہد آخر بینما انا متوجه الیہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ طلع نور شامخ امتلاء خیالی بہ وبقیة متحیرا من شعشعانة فقیل لی من باطنی علی طریقة الفراسة والتفتن هذا نور العرش وله مدخل عظیم فی نبوتہ صلی اللہ علیہ وسلم ومعرفته حقیقة لا یتم الا بمعرفة هذا النور ثم انحدرت الی حیز الفکر والروية فتذکرت ما روى فی کتاب الدر المنثور فی قصة حزقیل من رویتہ نور العرش وانعقاد رسالته علی لسان هذا النور مشاہد آخری بالاجمال سالتہ صلی اللہ علیہ وسلم سوالا روحانیا کما نبہنا علیہ مرارا

اچھا ہے یا ترک تبت تو مجھے ایک ایسی خوشبو آئی کہ جس کے باعث میرا دل اسباب اور اولاد اور گھر کی طرف سے سرد ہو گیا پھر مجھ کو کشف ہوا تو میں نے مشاہدہ کیا کہ میری طبیعت تو مائل ہے اسباب کی طرف اور اس کا ذائقہ چاہتی ہے اور اسے ڈھونڈتی ہے اور میری روح راغب ہے طرف تفویض کے اور اس کی لذت چاہتی ہے اور ڈھونڈھتی ہے اور میں نے مشاہدہ کیا کہ دونوں باہم جھگڑ رہے ہیں اور رضامندی الہی مراد میں ہے اور سچ ہے اللہ کی خفیہ مہربانی عنقریب بے اختیار ظاہر ہوں گی پھر ایک اور خوشبو آئی اور ظاہر ہوا کہ مراد حق کی ہے کہ تجھ میں جمع کرے وہ شے جو امت مرحومہ سے چھٹ گئی ہے تو خبردار اس سے بچو جو کھا گیا ہے کہ صدیق نہیں ہوتا ہے صدیق جب تک اسے ہزار صدیق زندیق نہ کہیں اور خبردار کبھی قوم کا مخالف فروع میں نہ ہونا اس لیے کہ یہ ایک مراد خداوندی کے منافی ہے پھر کھلا ایک اور نمونہ جس سے فقہ حنفیہ کے یعنی امام اعظم اور صاحبین کے اقوال میں سے کسی کے

عن التسبب وترکہ ایہما احسن لی فنفح الی نفحتہ برد منہا قلبی عن الاسباب والا ولاد والمنزل ثم کشف لی فشاهدت طبیعتی ترکن الی الاسباب وتستلذ بها وتطلبها وشاهدت روحی ترکن الی التفویض وتستلذ به ویطلبہ وشاهدت ان بینہما مدافعة والمرضی ہو الذہاب الی مراد الروح نعم للہ لطف خفی سیظهر من غیر اختیار ونفع نفحة اخرى فبین ان مراد الحق فیک ان یجمع شملا من شمل الامة المرحومة بک فایاک وما قیل ان الصدیق لا یکون صدیقا حتی یقول له الف صدیق انه زندیق وایاک ان تخالف القوم فی الفروع فانه مناقضة المراد الحق ثم کشف انموذجا ظهر لی منه کیفیة وتطبیق السنة بفقہ الحنفیة

قول کو اختیار کرنے اور ان کے عموماً کی تخصیص اور اس کے مقاصد پر وقوف اور لفظ حدیث کے معنی پر اکتفا کرنے میں حدیث کی مطابقت اور کیفیت مجہد پر ظاہر ہوئی اور کشف ہوئی تخصیص ان کے عموماً کی اور ان کے مقاصد کا وقوف اور فقہ حنفیہ میں نہ تو تاویل بعید ہے اور نہ ضرب بعض حدیث کے بعض پر اور نہ ترک کرنا ہے حدیث صحیح کا ساتھ قول ایک کے امت میں سے اور اس طریقہ کو اگر اللہ تعالیٰ پورا اور کامل کرے تو کبریت احمر اور اکسیر اعظم ہے پھر ایک خوشبو آئی اور اس میں، میں نے دریافت کیا وصیت کو اس سے واسطے اختیار کرنے طریقہ انبیاء کا اور تحمل کرنا ان کی طرح سختیوں کا اور مقصدی ہونا ان کی خلافت کا اور لوگوں پر شفقت کرنا از روئے تعلیم و ارشاد کے اور ان کی دعائے رفاہیت کرنے اور صلاح ان کی واسطے طلب کرنے ظاہر اور باطن اللہ سبحانہ ہم کو توفیق بخشنے سنت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مشہد آخر متوجہ ہوا میں طرف قبور ائمہ اہل بیت رضوان اللہ

من الاخذ بقول احد الثلاثة وتخصیص عموماً ماتهم والوقوف علی مقاصدهم والاقتصار علی ما نفهم من لفظ السنة وليس فيه تاویل بعید ولا ضرب بعض الاحادیث بعضها ولا رفضنا لحديث صحيح بقول احد من الامة وهذه الطريقة ان اتمها الله واكملها فهي الكبريت الاحمر والاكسير الاعظم ثم نفخ نفحة اخرى فطنت فيها وصاة منه باخذ طريقة الانبياء والتحمل لابعائهم والتصدى لخلافتهم والشفقة علی الناس تعلیمًا وارشادًا او دعاءً رفاہینهم وطلب ما يكون فيه صلاحهم ظاهراً ومعنی وفقنا الله سبحانه للماخذ بسنة نبيه عليه الصلوة والسلام. مشہد آخر توجهت الى قبور ائمة اهل البيت رضوان الله

علیم اجمعین کے تو میں نے پایا ان کا
ایک طریقہ خاص کہ اصل طریقہ اولیاء کا
وہی ہے سو میں تم سے بیان کرتا ہوں وہ
طریقہ اور تم سے بیان کرتا ہوں جو اس
طریقہ سے منقسم ہو گیا ہے یہاں تک کہ وہ
ہو گیا ہے طریقہ اولیاء کا سو تم سنو وہ ان کا
طریقہ یادداشت کی طرف التفات ہے
یعنی ایک تیقظ اجمالی مبداء کی طرف اگرچہ
پردوں کے پیچھے ہو لیکن ذہول ہو پردوں
سے اور ذہول اس امر سے کہ یہ بیداری جو
ہر نفس سے ہے یا علم حصولی سے ہے
غرض تیقظ بسیط ہے اور التفات اس
بیداری کے کس نوع سے ہے پس یہ
طریقہ ہے ان کا اور جب کہ فانی ہو گیا
جو ہر نفس اولیاء سے ان نقطہ میں تو ان
کی فنا کی اور ہی صورت ہو گئی سوائے
التفات کے پھر ان کو ایسے رستے الہام
ہوئے جن سے ہدایت پائیں طرف فنا
کے پس ظاہر ہوئیں ولایتیں مع طول اور
عرض کے تمام مشاہد آخری مستفید
ہو امیں درگاہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ
جس شخص سے قصور ہو اس کے دل سے

علیہم اجمعین فوجدت لہم
طریقہ خاصہ ہی اصل طرق
الاولیاء وانا ابین لک تلک
الطریقہ وابین لک ماذا انضم
معها حتی صار طریقہ الاولیاء
فاقول طریقہم الالتفات الی
الیاداشت اعنی التیقظ الاجمالی
الی المبداء ولو من وراء
الحجب ولکن مع الذہول عن
الحجب ومع الذہول عن ان هذا
التیقظ من جوہر النفس او من
العلم الحصولی وبالجملۃ تیقظ
بسیط والتفات الی هذا التیقظ
بنوع ما فہدہ نریقتہم ولما فنی
جوہر النفس من الاولیاء فی ہذہ
النقطۃ صار لفنائہم ہیئۃ اخری
وراع التفات ثم الہمو بسیلا
یہتدون بہا الی الفناء فظہر
الولایات بطولہا وعرضہا
مشاہد اخری استفدت من
جناب النبی صلی اللہ علیہ
وسلم ان کل من حصل منہ

نقص علاقات جبہ اور اثبات محبت حق تعالیٰ میں اور اس کے غیر رسوا کی عداوت میں جیسا کہ کہا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اہم عدولی الارب العالمین - اور منہ کے بل کرنے میں سب اس کی سرکشگی عشق میں ازبوتے تحقیق کے نہ فقط معرفت کے تو وہ شخص مغرور ہے اس میں کوئی ہو برابر ہے کہ اسے منع کیا ہو اس حالت سے علاقات طبیعت نے یا مشاہدہ سریان وحدت نے اکثریت کے استغراق نے اس حیثیت سے کہ ہر شے کو دوست رکھے اس لئے کہ اس کے محبوب کا اس میں سریان ہے، یا سوا اس کے اور کوئی موانع میں سے اور استفادہ کیا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تین امور اپنے عندیہ کے خلاف اور اس کے خلاف جدھر میری طبیعت بہت مائل تھی تو یہ استفادہ ہو گئی میرے واسطے برہان حق تعالیٰ کی ایک توصیت ترک التفات کی طرف تلب کے کیونکہ جب میں نزول کرتا تھا طبیعت کی طرف تو مجھ پر عقل معاش غلبہ کرتی تھی میں دوست رکھتا تھا اسباب معاش کو اور دور اتنا تھا فکر

قصور فی نقص العلاقات والحبیة من قلبه واثبات محبته الحق سبحانه وفى عداوة الغير او السوى كما قال سيدنا ابراهيم عليه السلام انهم عدو لى الا رب العالمين والاكباب. على الهيمان به تحققا لا معرفة فقط فانه مغرور كافرا من كان سواء منعه عن هذه الحالة العلاقات الطبيعية والاستغراق فى مشاهدة سريان الوحدة فى الكثرة بحيث يصير محبا لكل شئ لما فيه من سريان محبوبه او غير ذلك من الموانع واستفدت منه صلى الله عليه وسلم ثلثة امور خلاف ما كان عندى وما كان طبيعتى تميل اليه اشد ميل فصارت هذه الاستفادة من براهين الحق تعالى على احدها الوصاة بترك الالتفات الى التسبب فانى كلما انحدرت الى الطبيعة غلب على العقل المعاشى فصرت احب التسبب ويحول فكرى فى تمهيد

کو تمہید اسباب میں جس سے حاصل ہوا مال اور اولاد اور جب میں لاحق ہوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ملاہ اعلیٰ سے اس رذیلیت سے مجرد اور آزاد ہو گیا اور مجھ سے عہد و پیمان لیا گیا کہ چھوڑ دوں تسبب کو یہاں تک کہ تناقض ان دونوں امور میں محسوس ہوا بمنزلہ ظلمت اور نور کے یا اچھی ہوا اور گرم ہوا کے اور اکثر مجھ میں جو اہر تھے ان میں مناقضہ نہ تھا بلکہ وہ بطریق صواب کے تھا الحمد للہ کہ طبیعت سلامتی طلب تھی واسطے الہام کے لیکن باقی تھی ایک شے پر مناقضہ سے واسطے ایک سر عجیب کے اور دوسرا امر ہے ان مذاہب اربعہ کے تقلید کی وصیت کہ میں نہ نکلوں ان سے اور موافقت کروں تا بمقدور اور میری سرشت انبار تقلید کا اور انکار اس سے روگردانی کرتی تھی جو شے طلب کی گئی مجھ سے وہ تقلید کی پیروی ہے بخلاف میری نفس کے اور یہاں ایک نکتہ ہے کہ میں نے اس کا ذکر موقوف کیا اور الحمد للہ کہ مجھ کو اس حیل اور اس وصیت کا راز دریافت ہو گیا اور تیسرا امر وصیت اس امر کے کہ تفضیل شیخین رضی اللہ عنہما

الاسباب التي يحصل منها الاولاد والاموال وكلما لحقت بالنبي صلى الله عليه وسلم وبالملاء الاعلى جردت عن هذه الرديية اخذ مني العهود والمواثيق ان لا التسبب حتى صارت مناقضه هذا لذلك محسوسة بمنزلة الظلمة والنور والنسيم الطيب والمحرور واكثر ما في من الامور لا مناقضة فيها بل هي على متن الصواب بحمد لله يكون الطبيعية مستسلمة للالهام ولكن ابقى على كل شئ من مناقضه هذا الامر لسر عجيب وثانيها الوصايا بالتقيد بهذه المذاهب الاربعة لاجل منها والتوفيق ما استطعت وجبلي تا بي التقليد وتأنف منه راسا ولكن شئ طلب مني التبعيد بخلاف نفسي وهنا نكتة طويت ذكرها وقد تفتنت بحمد الله بسر هذه الحيلة وهذه الوصاة وثالثها الوصاة بتفضيل

کے کیونکہ جب میری طبیعت اور فکر
چھوڑی جاتی تھی تو وہ دونوں تفصیل کرتی
تھی حضرت علی کرم اللہ وجہ کی اور ان سے
بہت ہی محبت رکھتے تھے لیکن اس میں
بھی مجھ سے اس کی تعبد کرائی جاتی خلاف
خواہش کے افسوس یہ مناقضے مجھ سے نہ
ہوتے تو عدت جامعیت نہ ہوتی جس نے
مجھ کو اس میں ڈالا مشہد آخر میں نے
دیکھا جس وقت میں طواف کر رہا تھا کعبہ
شریف کا اپنے نفس میں ایک نور عظیم
کہ اس نے ڈھانک لیا شہروں کو اور
روشن کر دیا ہے ان کے اہل کو میں نے
دریافت کیا کہ قطبیت یعنی ارشادیت
صحیح ہوتی ہے اسی نور سے کہ سب پر
غالب ہے کسی کا کسی سے مغلوب نہیں
ہوتا اور سب کو روشن کرتا ہے اور آپ
کو کوئی روشن نہیں کرتا اور ہر شے اس
پاس آتی ہے اور یہ کہیں نہیں جاتا پس غور
کر مشہد آخر اس بیت عتیق یعنی کعبہ
شریف کو اور اس بناء بلند کو میں نے
دیکھا کہ اس میں ہمتیں ملاء اعلیٰ کی اور ملاء
سافل کی ملصق ہیں اس سے اور اس سے

الشیخین رضی اللہ عنہما فان
طبیعتی وفکرتی اذا ترکتا
وانفسہما قصلتا علیا کرم اللہ
وجہہ واجباہ اشد محبتہ ولكن
شیء طلب منی التعبد بہ خلاف
المشتہی وہیہات ہذہ
المناقضات منی لولا ان شدة
الجامعیۃ ہی التی اوقعتنی فی
ذلک مشہد آخر رایت وانا
اطوف بالبيت العتیق لنفسی نورا
عظیما یغشی الاقالیم ویبہر
اہلہا وفطنت ان القطبیۃ اعنی
الارشادیۃ انما یصح بمثل ہذا
النور الذی یبہر ولا یبہر ویغلب
ولا یغلب وان من شیء الا یاتی
علیہ ولا یوتی فتدبر مشہد
آخر ہذا البیت العتیق والبناء
الشامخ رایت فیہ ہم الملاء
الاعلیٰ والملاء السافل ملصقة
بہ متعلقۃ تعلقا بشبہ تعلق

ایسی متعلق ہیں جیسے نفس بدن سے اور
میں نے دیکھا اس کو بھرا ہوا ان کی ہمتوں
اور ان کی ارواحوں سے جیسے گلاب کے
پھول میں عرق گلاب اور روئے میں ہوا اور
میں نے دیکھا برا نیکیۃ ہونا لوگوں کی
خواہشات کا اس بیت شریف کی طرف
بسبب وابستہ ہونے ان کی ہمتوں کے
ساتھ اس کے جسم سے طہاء اعلیٰ و طہاء سفلی
مشہد آخر اطلاع دی مجھ کو اللہ سبحانہ
نے بعد اس سے کے جو وہ مجھ سے کرنے
والا ہے اور دینے والا ہے مجھ کو نعمتیں
ظاہر اور باطن کی اور عطا کی مجھ کو عصمت
دنیا و آخرت کی مواخذہ سے پس جو
سختیاں کہ مجھ پر گذریں وہ مقضیات
طبیعت سے ہیں نہ مواخذہ کی وجہ سے مجھ
پر اس کا احسان کیا اور خبر دی مجھ کو کہ وہ
ایک ایسی شے ہے کہ کم ملی ہے اولیاء کو
اور عطا کی مجھ کو خوش زندگانی اور ہر
سادت سے مجھ کو اچھا حصہ دیا اور مجھ کو
خلافت باطن کا خلعت پہنایا پس ظاہر ہوا یہ
راز ایک دفعہ اور متعیر ہو گیا میں پھر ظاہر
ہوا مجھ پر اس کے بعد تو سمجھ گیا میں جو تھا

النفس بالبدن وراثتہ محشوا
بہممہم وارواحہم کالورد یکون
محشوا بماء الورد والقطن
یتخللہ الهواء وراثت نبعاث
دواعی الناس الی هذا البیت
لانتباط ہمہم بحضرة فیہا
الملاء الاعلیٰ والسافل مشہد آخر
اطلعنی اللہ سبحانہ علی ما ہو
فاہل بی ومانع لی من النعم
الظاہرة والباطنة او عطانی
العصمة من المواخذة دنیا و آخرہ
فکل ما تجری علیّ من الشدائد
فانما ہو من مقتضیان الطبیعة
لا من باب المواخذة من علیّ
بہدان اخبرنی بانہ شیء قل ما منح
بہ لاولیائہ واعطانی برد العیش
وجعلنی لی من کل سعادة
نضیبا معتدا بہ وکسانی خلعة
الخلافة الباطنة فظہر هذا السر
دفعۃ وبہر عقلی ثم انفسر علیّ
بعد ففہمت الامر علی ما ہو

تحقیق شریف کبھی عارف پر کشف ہو جاتی ہیں وہ نعمتیں جو اللہ کی طرف سے آنے والی ہیں پس ان امور کے کشف کے اعتبار سے اہل اللہ کے دو گروہ ہیں اصحاب کشف الہی تو دیکھتے ہیں اس واقعہ کو مرآت حق میں یعنی دیکھتے ہیں حق کی نظر اس بندہ پر اور پہچان لیتے ہیں اس سے ارادہ منعقد ہونے کا ملاء اعلیٰ میں ایسے اور ایسے ایجاد اور تقریب کی ساتھ اور ان کی نظر اس واقعہ کی حقیقت کی طرف نہیں پھرتی تو اس واسطے وہ خبر نہیں دے سکتے اس واقعہ کے تفصیلوں کی جس طرح خبر دیتے ہیں اس کی صاحب کشف کوئی اور کبھی ان کو منکشف ہوتی ہیں خزانے افاضات ملاء اعلیٰ کے اور ان کے چشمے جیسا خدا تعالیٰ فرماتا ہے ان من شیء الا عندنا خزائنه وما ننزله الا بقدر معلوم۔

پس غالب ہو جاتے ہیں حواس ظاہری اور باطنی پر خزانے اس کے اور چشموں کے وہ انوار جو اس پر چمکتے ہیں اور نہیں دریافت ہوتا کہ کس قدر ہے جو نزول ہوگا اور یہ

علیہ تحقیق شریف قد یکشف علی العارف ما سیاتہ من نعم اللہ سبحانہ و اهل اللہ علی طبقتین فی کشف ہذہ الامور فاصحاب الکشف الہی یرون تلک الموافقة فی مرآة الحق اعنی یرون تحدیق الحق بہذہ العبد ویعرفون انعقاد ارادة فی الملاء الا علی بایجاد کذا وکذا وتقرب کذا وکذا و لیس نظرہم ینصرف الی نفس تلک الواقعة فلذلک لا یستطیعون ان یشخروا عن تفاصيل تلک الواقعة کما یشخروا عنہا صاحب الکشف الکونی و ربما انکشف لہم خزائن تلک الافاضات من الملاء الاعلیٰ و منابعہا کما قال عن من قائل وان من شیء الا عندنا خزائنه وما ننزلہا الا بقدر معلوم فبیہر الحواس الظاہرة والباطنة التی ہی اجزاء بہیمیة منہ فی بعض الاحیان ما یتشعشع علیہ من

درگاہ عجیب ہے چاہیے کہ احتیاط کرے
اس میں تا مخلوط نہ ہو جائے یہ درگاہ رویت
وتفکر وحدیث نفس سے کہ دیکھے صغیر کو
کبیر اور حقیر کو عظیم بسبب معنی مرآت
کے تو خبر دی بڑائی اس مقدار نازل کی
اور عظمت اس کی تو پھر جو جھوٹا ٹھہرے
اور یہ کہ ایک مظنہ ہے مظان سے قول اللہ
تبارک وتعالیٰ وما ارسلنا من قبلك من رسول
ولا نبي الا اذا تمنى القى الشيطان في امينته -
اور اصحاب کشف کو فی مطلع ہوتے ہیں
اس واقعہ پر مانند خواب یا ہاتھ کے لیے
جانے خزان اور مبادی کے تو اگر ہوتے
ہیں ان میں سے جو تعبیر کی حاجت نہ
رکھیں بسبب موافق ہونے ان کے خیال
کے تصویر کے تصویر طبعیہ کلیہ کے ساتھ
واسطے معنی مثالی کے جو جسد ارضی میں
ہے جسم ہو یا جسمانی تو ہوتا ہے وہ امر
ویسا ہے جیسا انہوں نے دیکھا بلا تفاوت
اور نہیں تو حاجت ہوتی ہے تعبیر کی اور
حقیقت امر پر اس وقت واقف ہونا
درخت خاردار پر ہاتھ پھیرنے سے زیادہ

انوار الخرائن والمنايع ولا يدرى
ما هذا المقدار الذى ينزله وهذه
حضرة عجيبة ينبغى ان يحتاط
فيها لئلا يختلط بتلك لحضرة
روية وتفكر وحديث نفس فيرى
الصغير كبيرا والحقير عظيما
لمعنى فى المرأة فيخبر بكبير
هذا المقدار النازل وعظيمه
فيكذب وهذا احد مظان قوله
تبارك وتعالى وما ارسلنا من
قبلك من رسول ولا نبي الا اذا
تمنى القى الشيطان فى امينته
واصحاب الكشف الكونى
يطلعون على تلك الواقعة بمثل
رؤيا او هاتف من غير معرفة
الخرائن والمبادى فان كانوا
ممن لا يحتاجون الى تعبیر
لموافقة تصوير خيالهم بتصوير
الطبيعة الكلية معنى مثالى فى
جسد ارضى جسم او جسمانى
كان الامر على ما رأوا من غير
تفاوت والا احتاجوا الى التعبير
وكان الوقوف على حقيقة الامر

دشوار ہوتا ہے تحقیق شریف
امت مرحومہ کے واسطے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی پیروی بہت خوب ہے
اصحاب خلافت ظاہری کو حدیں جاری
کرنے اور اسباب جہاد تیار کرنا اور حدود
وولایت نگاہ رکھنی اور اہل پیوں کو اجازت
دینی اور فراہم کرنا صدقات کا اور خراج کا
اور اس کو اس کے مستحقوں پر تقریق کرنا
اور قضایا فیصل کرنے اور یتیموں کا غور
کرنا اور مسلمانوں کے اوقات اور ستوں کی
حفاظت اور مسجدوں کی خبر گیری اور علی
ہذا القیاس جو ان امور میں مشغول ہو اس کو
ہم خلیفہ ظاہری کہتے ہیں اس کے واسطے
پیروی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
بہت اچھی ہے جو طریقہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کا ہے اس باب میں اور اس
کی تفصیل کتب حدیث میں مذکور ہے اور
جو اصحاب خلافت باطنی ہیں یعنی شرایع
تعلیم کرتے ہیں اور قرآن شریف اور
حدیث شریف اور اچھی باتیں بتاتے ہیں
اور بری باتوں سے روکتے ہیں اور جن کے
کلام سے دین میں نصرت حاصل ہوتی

اصعب من خرط القناد
ایضا تحقیق شریف للامة
المرحومة اسوة حسنة برسول الله
صلى الله عليه وسلم لاصحاب
الخلافة الظاهرة اعنى المعينين
باقامة الحدود واعداد ادوات
الجهاد وسد الثغور واجازة
الوفود وجباية الصدقات والخراج
وتفريقها على مستحقها وفصل
الافصية والنظر فى اليتامى
واوقاف المسلمين وطرفهم
ومساجدهم واشباه هذا الامور
فمن كان مشغلا بهذه الامور
نسميه بالخليفة الظاهر لهم اسوة
حسنة برسول الله صلى الله عليه
وسلم فيما سن من هذا الباب
التفصيل المذكور فى كتب
الحديث ولاصحاب الخلافة
الباطنية عنى المعنيين بتعليم
الشرائع والقرآن والسنن
والامرين بالمعروف والناهين عن
المنكر والذين يحصل بكلامهم
نصرة الدين اما بالمجادلة

ہے یا تو مجاہدہ سے جیسے متکلمین نصیحت
 سے یا جیسے واعظین یا صحبت سے جیسے
 مشائخ صوفیہ اور جو قائم کرتے ہیں نماز اور
 حج ادا کرتے ہیں اور جو لوگ رہنمائی کرتے
 احسان کے طریق حاصل کرنے کے اور
 ترغیب دیتے ہیں عبادت اور زندگی ان
 لوگوں کو ہم کہتے ہیں خلیفہ باطنی ان کے
 واسطے پیروی اچھی ہے رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کے جو فرمایا ہے آپ نے اس
 باب میں جس کی تفصیل مذکور ہے کتب
 حدیث میں پس اس مقدمہ کے بعد اجماع
 ہے اور اسی واسطے تم دیکھتے ہو کہ فقہاء اخذ
 کرتے ہیں سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم سے اور سند لیتے ہیں سنت رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس میں اور
 جب ہم نے اس کو اصل قرار دیا تو
 ہمارے واسطے جائز ہے کہ ہم اس پر
 بیعت لینے کا مسئلہ متفرع کریں اور اس
 مسئلہ کو ہم نے قول الجلیل فی سواء السبیل
 میں ذکر کر دیا ہے ثواب ہمارے واسطے
 ان جیسے امور میں ہے کہ ہم تفریع کریں
 اس پر بھیجنا داعیوں اور نائبوں کا کیونکہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھیجتے تھے

کالمتکلمین او بالموعظة الخطبا
 الاسلام او بصحبتهم کمشایخ
 الصوفیة والذین یقیمون الصلوة
 والحج والذین یدلون علی طریق
 اکتساب الاحسان والمرغبون فی
 التمسک والزهد والقائمون بیهذا
 الامر هم الذین نسیمهم ههنا
 بالخلفاء الباطنین لهم اسوة
 حسنة برسول الله صلی الله علیه
 وسلم فیما سن من هذا الباب
 بالتفصیل المذكور فی کتب
 الحدیث فهذه المقدمة بکلیتها
 مجمع علیها ولذلك ترى
 الفقهاء یاخذون بسنته رسول الله
 صلی الله علیه وسلم فی اشباه
 هذه المظان ویتمسکون بها
 ذلک ولما اصلنا هذا الاصل
 فلنا ان نفرع علیه الاخذ بالبیعة
 وقد ذکرنا هذه المسئلة فی القول
 الجلیل فی بیان سواء السبیل
 ولنا ان یفرع علیه بعث الدعاة
 والرسول فان رسول الله صلی
 الله علیه وسلم کان یبعث فی

اطراف میں اور قبائل میں ایسے لوگ جو داعی ہوں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانے کی طرف اور ان کو احکام شرعی پہنچائیں چنانچہ آپ نے بھیجا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کو قبیلہ اشعری میں اور ابوذر رضی اللہ عنہ کو غفار اور اسلم میں اور عمرو بن مرہ رضی اللہ عنہ کو طرف جہینہ کے اور عامر حضرمی رضی اللہ عنہ کو طرف بنی عبد القیس کے اور مصعب ابن عمیر رضی اللہ عنہ کو طرف اہل مدینہ کے اور ان کو کچھ تفویض نہ کیا امور خلافت ظاہر میں سے پس ان کا یہ کام تھا کہ لوگوں کو اسلام کی طرف بلاویں اور تعلیم کریں قرآن شریف اور سنت اور فرق خلیفہ ظاہری اور باطنی میں یہ ہے تعدد اہل باطن سے نزاع باہمی نہیں ہوتا ان کی آپس میں خصومت نہیں ہوتی بخلاف اہل ظاہر کے اور فرق درمیان خلیفہ اور داعی کے اور اہل بی کے یہ ہے کہ خلیفہ تو چاہیے عالم وسیع العلم وسیع الکلام اور داعی کو لکھ دیا جائے ایک دستور العمل اس پر عمل کرے اس کے سوا جو مشکل بات ہو تو خلیفہ سے رجوع کرے اور اکثر طریقے داعیوں اور اہل بیوں کے اخذ

الاقطار والقبائل من يدعوهم الى الايمان بالله ورسوله وبلغهم الشرائع كما بعث اباموسى رضى الله عنه الى الاشعريين وابدذر رضى الله عنه الى غفار واسلم وعمرو بن مرة رضى الله عنه الى جهينة وعامراً الحضرمى رضى الله عنه الى بنى عبد القيس وصعب بن عمير رضى الله عنه الى اهل المدينة ولم يفوض اليهم شيئاً من امور الخلافة الظاهر انما كان شانهم دعوة الناس الى الاسلام وتعليم القرآن وسنن وفرق بين الخليفة الظاهر والخليفة الباطن من حيث ان تعدد اهل الباطن لا يقضى الى نحاصم ونزاع دون الخلافة الظاهر وفرق بين الخليفة وبين الداعى والرسول فان الخليفة ينبغى ان يكون عالماً وسیع العلم وسیع الکلام والداعى ينبغى ان يكتب له عهد يعمل عليه ليس له وراء ذلك ويرجع

کے جاتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے داعی اور ایلیٰ بھیجنے سے طرف قوموں کی ہجرت سے پہلے پس غور کرو مشہد آخر میں نے اپنے روح کو پایا کہ وہ دو چند اور عظیم اور فراخ اور وسیع ہو گئی تو میں نے اس بات کو سوچا تو دریافت ہوا کہ عارف اس شے کو پاتا ہے اور اس کا راز یہ ہے کہ حضرات الہیہ کے اسرار جو منعقد ملائہ اعلیٰ میں عارف کی روح میں حلول کرتے ہیں اور نزول ہوتا ہے برکات اسماء الہی کا جو منعقد ہیں مدارک جمیلہ میں اولاً اور منفسر ہیں سات آیات متلوہ منزہ اوپر قلب رسول مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم یا اسمائے مشہورہ جن کو تعبیر کرتے ہیں حق سے موافق صدور ان آثار کے اس سے از روئے سرشت و جبلت کے اور طبیعت لوگوں کی اور عادات کے ثانیاً پس حلول ان حضرات کا اور برکات کا عارف لوگوں کی روح میں پیدا کرتا ہے وسعت و فراخی اور قوت پس نہ دیکھے گا تو کسی کو کہ وہ ایسے شخص کو غور سے دیکھے اور اس کے رعب میں نہ آ جاوے اور اس کی عظمت

فما اشکل الی الخلیفۃ واکثر سنن الدعاة والرسول توخذ من بعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم ایاہم الی قوامہم قبل الهجرة فتدبر مشہد آخر وجدت روحی تضاعفت وعظمت ووسعت واتسعت فتاملت فی هذه الوجدان ففطنت بانہ شیء یجدہ العارف وسرہ حلول اسرار الحضرات الہیۃ المنعقدۃ فی الملاء علی بروحہ ونزول برکات الاسماء الہیۃ المنعقدۃ فی المدارک الجمیلۃ اولاً والمنفسرۃ بایات متلوۃ منزلة علی قلب رسول مجتبیٰ او اسماء مشہورۃ صار التعبير بہا عن الحق بحسب صدور تلک الآثار منہ جبلة مجبولة وطبیعة ودیدنا فی الناس ثانیاً فحلول تلک الحضرات والبرکات بروحہ یورث فیہا سعة وقوة فلن تری احداً یحذف فی مثل هذا الرجل

۴ سے اور لعظیم سے پیش نہ آئے اور ظاہر ہوتا ہے اس کے جلالت چہرہ سے اس کی ذات کا کرم اور اس کی فراست و ہمت میں برکتیں پس یہ اس وجدان کا سر اور اس کی اصل ہے مشہد آخر یعنی دیکھی ایسی درگاہ کہ اس کی نسبت طبیعت کلیہ سے ایسی ہے جیسے نسبت قوت ارادہ و عزم کی درحالیہ مقرون ہوں حرکت طبیعت سے کسی فرد کے افراد انسان میں سے تو جس طرح انسان کے خیال میں لذت نفع حاصل کرنے کی یا ضرر دفع کرنے کی متمثل ہوتی ہے پس خیال خلاصہ اس صورت کا چھانٹ لیتا ہے اور اس قوت میں اس کو ڈال دیتا ہے تو وہ قوت براہ کینتہ ہوتی ہے تو عزم حاصل ہوتا ہے پھر عضلات کو حرکت حاصل ہوتی ہے طرف مطلوب کے اسی طرح نفس قوی مجرد کے نزدیک متمثل ہوتی ہے ہمت ظہور واقعہ کے بیچ عالم ناسوت کے اور نکال لیتی ہے خلاصہ اس صورت مطلوبہ کا اور اٹھا لے جاتی ہے اپنے رب کی معرفت کے ساتھ اس درگاہ میں پھر براہ کینتہ ہوتا

الا امتلاء منه رعباً وتعظيماً
وظهر من سبحات وجهه كرم ذات
وظهرت من كرات في فراسته
وهمته في سر هذا الوجدان
واصله مشهد آخر رائت
حضرة نسبتها من الطبيعة الكلية
نسبة قوة الارادة والعزم
المقرونین بالتحريك من طبيعة
فرد من افراد الانسان فكما ان
خيال الانسان يتمثل فيه لذة
جلب نفع او دفع ضرر ثم يصطفی
الخيال خلاصة هذه الصورة
فيلقيها في تلك القوة فتنبعث
القوة فيحصل العزم فيحصل
تحريك العضلات الى الفعل
المطلوب فكذلك النفس القوية
المتجردة يتمثل عندها همة
ظهور واقعة في الناسوت
فتصطفی خلاصة تلك الصورة
المطلوبة فتحملها مع معرفتها
بربها الى تلك الحضرة فينبعث
القضاء من قلب الطبيعة الكلية

ہے حکم طبیعت کلیہ کے قلب سے اور عالم مثال میں صورت واقع آتی ہے پھر جس وقت عالم ناسوت میں اس واقعہ کے پیدا ہونے کا وقت آتا ہے اللہ اس کو پیدا کر دیتا ہے جیسے پیدا کیا تھا عالم مثال میں تو میں نے دریافت کیا کہ ہمت کی تاثیر اس وجہ سے جو ہم نے بیان کی یہی انسان کا کمال ہے اور وہ معد ہے اس بات کی نفس جارح ہو جاوے حق کی جوارح سے عالم برزخ میں تحقیق

شریف کبھی منکشف ہوتا ہے عارف کو کہ قضا ضرور متعلق ہے فلان واقعہ کے ایجاد کرنے میں اس طرح اور اس طرح اور اس میں تقدیر مہم ہے پھر وہ عارف دعا کرتا ہے اپنی کوشش ہمت سے اور دعا میں الحاح کرتا ہے یہاں تک وہ قضا منتقل ہو جاتی ہے ایجاد میں دوسری طرح پر اور پاتا ہے اس کو حسب ارادہ چنانچہ روایت ہے حضرت سیدی عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ سے بیان میں ایک سوداگر کی جو حضرت حماد رباس کی اصحاب میں سے تھا اور جیسا کہ واقع ہوا جناب والدرضی اللہ عنہ

وتحصل صورة الواقعة في المثال ثم اذا جاء وقت حدوث الواقعة في الناسوت احدثها الله كما خلقها في المثال وفطنت ان تاثير الهية بالوجه الذي ذكرنا هو كمال الانسان وانه معد لصيرورة النفس جارحة من جوارح الحق في البرزخ تحقيق شريف قد ينكشف على العارف ان القضاء تعلق حتما بايجاد الواقعة الفلانية على نحو كذا وكذا وان القدر في ذلك مبرم ثم يدعو الله هذا العارف بجهد همته ويلج في الدعاء حتى ينقلب القضاء قضاء بايجادها على نحو آخر فيوجد حسب الهمة وذلك كما روى عن سیدی عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فی قصۃ تاجر من اصحاب حماد الرباس وکما وقع لسیدی الوالد رضی اللہ عنہ فی

سے بیچ قصہ مزار ہدایت اللہ وغیرہ کے اور اس میں جو اشکال ہے وہ مخفی نہیں ہے اور حق میرے نزدیک یوں ہے کہ یہ امر دو وجوہوں پر ہے ایک تو یہ ہے کہ بعض اسباب عالیہ مقتضی ہوتے ہیں اس امر کے ازروئے اقتضائے متاکد کے اور بیشک ہر اقتضاء میں ایک شے واحد ہے اس کے نقیض کا احتمال اس میں نہیں ہے اور بیشک اس میں صورت واقعہ کی کامل اور وافر ہے بغیر کسی انقباض کے جو اس پر وارد ہو کسی اور سبب سے تو منکشف ہوتا ہے عارف پر یہ اقتضائی متاکد اپنی صورت اور ہیئت پر اور دیکھتا ہے منبع قدر مبرم کا روزن سے اس اقتضاء کے اور اس کو نہیں دیکھتا صریحاً پس گمان کرتا ہے کہ قدر مبرم ہے پھر اس کی ہمت بہت ہو جاتی ہے اسباب معدہ میں سے واسطے نزول قضا کے پس وقت مزاحمت ہونے ان اسباب کے اس ہمت سے اللہ کی حکمت ایک امر قبض کر لیتی ہے اور دوسرا امر ربط کر دیتی ہے تو مراد ظاہر ہو جاتی ہے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ اللہ سبحانہ پیدا کرتا ہے صورت

قصہ مرزا ہدایت اللہ وغیرہا وفيه من الاشكال مالا يخفى والحق عندى انه يكون على وجهين احدهما ان بعض الاسباب العالیه اقتضى هذا الامر اقتضاء متاكداً وكل اقتضاء فانما فيه شئ واحد وليس فيه احتمال نقیضه وانما فيه صورة الواقعة كاملة وافرة من غير انقباض يرد عليها بسبب آخر فانكشف عليه هذا الاقتضاء المتاكد بصورته وهيئته وراى منبع القدر المبرم من كره هذا الاقتضاء ولم يره صراحاً فظن انه القدر المبرم ثم ان همته صارت سبباً من الاسباب المعدة لنزول القضاء فعند مزاحمتها تلك الاسباب كانت حكمة الله ان يقبض امراً عما كان عليه ويبسط امراً عما كان عليه فيظهر المراد والثانى ان الله سبحانه يخلق صورة تلك

اس واقعہ کی عالم مثال میں اجزائے
قوائے روحانیہ سے پہلے اس سے کہ اس
صورت واقعہ کو پیدا کرے اجزائے
جسمانیہ سے پھر اسے دنیا کے طرف نازل
کرتا ہے تو متحد ہو جاتی ہے وہ صورت
واقعہ ناسوتیہ سے اور یہ معنی میں نازل
کرنے انعام اور میزبان اور حدید کے اور
نازل کرنے بلا کے پس معالجہ کرتی ہے
اس کا دعا پھر یہ صورت مخلوقہ عالم مثال
کبھی موم ہو جاتی ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے
یحموا اللہ ما یشاء ویثبت وعنده ام الكتاب
اور موموہ شے ہے جس کا نام رد قضا ہے
قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں کہ
اس کے پاس اصل کتاب ہے لا یرد
القضاء الا اللہ ما یشاء پس کشف ہوتا ہے عارف
پر وجود پر اس واقعہ کا اور تعبیر کرتا ہے
اس کو قضا نے مبرم پھر مصادم ہوتی ہے
اس کو ہمت تو پھر دستی ہے اس کی
طبیعت کے متن سے واللہ اعلم محققین
شریف کبھی وعدہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ
سبحانہ کسی اہل اللہ نے پھر نہیں ظاہر کرتا
اس امر کو اس وعدہ پر باوجودیکہ الہام حق

الواقعة فی عالم المثال من
اجزاء القوى الروحانية قبل ان
یخلقها من الاجزاء الجسمانية ثم
ینزلها الى الدنيا فتصیر متحدة
بالواقعة الناسوتية وهذا معنى
انزال الانعام وانزال المیزان
والحدید وانزال البلاء فیعالجها
الدعاء فهذا الصورة المخلوقة
فی عالم المثال ربما یلحفها
المحو قال عز من قائل یمحوا
اللہ ما یشاء ویثبت وعنده ام
الكتاب والمحو هو الذی سمی
ردقضائی قوله صلی اللہ علیہ
وسلم لا یرد القضاء الا الدعاء
فیکشف علی العارف وجود
تلك الواقعة وبعبر عن ذلك
بالقضاء المبرم ثم تصادمه الهممة
فتحو له عن متن طبیعة واللہ
اعلم تحقیق شریف ایضا
قد یعد اللہ سبحانہ لواحد من
اهل اللہ موعودا ثم لا ینظہر
الامر علی ما وعد مع کون الہام

ہے تو مشکل ہوتی ہے یہ بات اکثر لوگوں پر اس اشکال کے دفع کرنے میں مشائخ نے کلام کیا ہے تو کہا ہے مشائخ نے کہ اکثر اوقات لطف الہی اس بندہ پر ہوتا ہے کہ ایک اچھا وعدہ کرتا ہے جس سے اسے رغبت ہے اس کا انتظار کرتا ہے پھر وہ وعدہ وفا نہیں ہوتا تو یہ بندہ محبت نعمت سے ترقی کر کے منعم کی محبت کرتا ہے اور افعال کی حب سے جب ذات و صفات کرتا ہے مشائخ نے ارادہ کیا اس امر سے یہ وعدہ وفا نہ کرنا نقص نہیں ہے واجب ہے اللہ تعالیٰ کے اس سے تنزیہ مطلق بلکہ بسا اوقات وعدہ وفا نہ کرنا بخل و غرور اور تدلیس ہوتا ہے تو یہ نقص ہوا اور اللہ تعالیٰ نقصان سے پاک ہے اور کبھی ہوتا ہے بندہ پر لطف اور اس کی ترقی کا سبب اور ترقی کے تقریب تو یہ صفت ہوئی کمال کی اور اس کے واسطے نظیریں ہیں اور نظیروں میں سے ہے تقدیم کلمہ کی یا تاخیر اس کے اُس کے محل سے واسطی ضرورت رعایت فاصلہ کی اور اسی طرح کلام کرنا مجازاً بسبب ضرورت نہ ہونے کلمہ کے مثل اس کی حقیقی

حقاً فیشکل هذا علی كثير من الناس تکلم المشایخ فی دفع الاشکال فقالوا ربما یکون اللطف بهذا العبد ان یوعد بوعد هینی یرغب فیہ وینتظر الیه ثم لا یوفی بالوعد ویترقی من حب النعمة الی حب المنعم ومن حب الافعال الی حب الذات والصفات یریدون ان ترک الوفاء بالوعد لیس نقیصة یجب تنز اللہ سبحانہ عنہ بالاطلاق بل ربما یکون ضناً وغرور او تدلیساً فیکون من باب النقیصة واللہ منزه عن هذا القسم وربما یکون لطفاً بالعبد وسبباً لترقی وتقرباً له فیکون من صفات الکمال ولهذا نظائر منها تقدیم کلمة او تاخیرها من محلها لضرورة رعاية الفاصلة وكذلك التکلم بالمجاز لضرورة فقد کلمة مثلها من الحقیقة فی العذوبة او مثل ذلك فان اخذنا ذلك بمعنی

غروب ت میں یا مانند اس کے تو اگر ہم اس کو اضطراب اور عدم قدرت جانیں تو نقصان ہے اور اگر ہم سمجھیں کہ قرآن شریف لغت قریش میں نازل ہوا ہے اور ان کے لغت میں تقدیم و تاخیر ہوتی ہے واسطے رعایت فاصلہ کے اور تجوز عذوبت کے یہ ان کے لغت میں نازل ہوا ہے اضطراب کے سبب نہیں بلکہ ان پر لطف کر کے کہ کتاب ان کے لغت میں ہے جسے وہ جانتے ہیں تو وہ آپس میں تدبیر کریں جس قدرت دہر چاہیے تو صفات کمال ہی بس ہے یہ قول ان کا اور یہ ہے توجیہ اور تحریر اس کی لیکن ہم یہ کہتے ہیں یہ وجدان حق ہے مشکف ہوا ان کو پھر رجوع ہوئے وہ بعد اس کے طرف روئے کے تو روبرو آئے ان کے وہ علوم جن کا خزانہ ان کے سینے میں کھل گئی ان سے تاویل ان کے وجدان کی اور ان کے قلوب کو اطمینان حاصل ہو گیا اطمینان سے اس تاویل تراشی ہوئی اس جائے سے کہ ان کو خبر نہیں اور ایسا اکثر اتفاق ہوا ہے اور بعینہ ہمارے اس مسئلہ کی نظر ہے پس جیسا کہ وعدہ حق ہے اور موعود کبھی نہیں ظاہر

الاضطرار وعدم القدرة وكان نقيصة وان اخذناه بمعنى نزول القرآن على لغة قریش وكان من لغتهم التقديم والتأخير لرعاية الفاصلة والتجوز لعذوبة فانزل وفق لغتهم من غير اضطراب له الى ذلك ولكن لطفاً بهم ليكون الكتاب بلغتهم التي يعرفونها فيتدبروه حق تدبره كان من صفات الكمال فهذا قولهم وهذا توجيهه وتحريرا لكننا نقول هذا وجدان حق انكشف لهم ثم رجعوا بعد ذلك الى رويتهم واستقبلهم علومهم التي خزنتها صدورهم فتحت منها تاويل وجدانهم ونزل اطمینان قلوبهم بالوجدان اطمینانا بهذا التاويل المنحوت من حيث لا يشعرون وكثيرا ما يتفق ذلك وهذا بعينه نظير مسئلتنا هذه فكما ان الوعد حق والموعود قد لا يظهر كذلك التعليم حق وفيه تاويل

منحوت فتدبر والحق الصراح ان
 الالهام ضرب من تجلی الحقائق
 للعبد علی ما هی علیہ لما
 اسدل بینہ وبین حالة التجلی
 الصراح حجاب وضاق بینہ
 وینہا الجوّ الاقدر حلقة بین
 الالهام والمسبحة انقلب التجلی
 خطابا والهاما وخطرا وهاتفا
 علی اختلاف استعداد القوی
 الدراکة والاسباب الحاكمة فی
 الوقت واذا کان ذلک کذلک
 فسبب عدم وقوع الموعود امران
 احدهما ان ینکشف له اقتضاء
 سید من سادات الملاء الاعلی
 مما لو خلی الامر مع هذا
 الاقتضاء فقط لوجب فی حکمة
 اللہ ان یجیب دعائه ویوفر له
 اقتضائه لکن هنالک اقتضاء
 آخر مثله او اکد منه یجب فی
 حکمة اللہ عند اجتماعهما
 واصطکاکهما فی القوة التی هی
 فی قلب الطبیعة الكلية بمنزلة

ہوتا اسی طرح تعلیم حق ہے اور اس میں
 تاویل تراشیدہ ہے فتدبر پس سوچو اور حق
 صریح یہ ہے کہ الہام ایک قسم ہے تجلی
 حقائق کے واسطے بندہ کے علی ماہی علیہ
 جس وقت چھوڑ دیا جاتا ہے درمیان بندہ
 کے اور درمیان تجلی صریح کے حجاب اور
 تنگ ہوتا ہے درمیان بندہ اور حالت تجلی
 کی جو مگر قدر کلمہ کی انگلی اور انگوٹھے کے
 حلقہ کے تو ہو جاتی ہے تجلی خطاب والہام
 اور خاطر وہاں تم حسب اختلاف استعداد قوت
 دراکہ اور اسباب حاکمہ فی الوقت کے اور
 جب ہوا وہ امر اس طرح تو سبب عدم
 وقوع موعود کی دو باتیں ہیں کہ ان دونوں
 میں سے ایک تو یہ کہ منکشف ہو بندہ پر
 اقتضا کسی سردار کاسادات ملاء اعلیٰ سے
 اس حیثیت سے کہ اگر جمع ہوا مر ساتھ اس
 اقتضا کے فقط تو ضرور ہے اللہ کی حکمت
 میں یہ قبول ہو دعا اس کی اور زیادہ کیا
 جائے اس کے واسطے اس کا اقتضا لیکن
 وہاں ایک اور اقتضا ہے اس کے مانند یا
 اس سے موکد کہ وجاب ہے اللہ کی حکمت
 میں جب وہ دونوں اقتضا جمع ہوں اور
 ایک دوسرے سے مقابلہ کریں قوت میں

وہ قوت کہ طبیعت کلیہ کے قلب میں ہے بمنزلہ قوت ارادہ عزم مقرونین کے عضلات کی تحریک کو تو حکم ہو دوسری طرح اور پائی جائے مثال میں دوسری صورت تو پس یہ بندہ بسا اوقات نہیں پہنچتا اس صمیم قوت عازمہ کو جو طبیعت کلیہ کے قلب میں ہے اور بیشک میں خیال کرتا ہوں کہ وہ مرکز عرش میں ہے اور تحقیق مرکز واسطے اس کے ہو گیا ہے ٹھکانا عناصر و موالید کا تاکہ اضافہ ہو سکے طرف بلا واسطے اور مواخذہ کرے اس سے طرف اس سے بلکہ پہنچے طرف خلاصہ سید اور صفا ہمت کو اور دیکھے اس روزن سے قوت عازمہ کو تا مختلط ہو جائے رنگ مرآت اور مرنی کا آنکھ میں اور قاصر ہو اس کا علم احاطہ اسباب سے اور پہنچنے سے نہ کو اس حقیقت کے تو نہ پہچانے وہ بندہ مگر یہ اقتضا اور اس کا حکم اس واسطے کہ ہمت اس سید کی جامع ہے ان احکام کی اور مانع ہے اس کے احکام متضادہ کو پس سرایت کرتی ہے جمع اور منع اس میں اس حیثیت سے کہ معلوم نہ ہو پھر منقلب ہو جاتا ہے یہ انکشاف خطاب سے ساتھ ان

قوة الارادة والعزم المقرونین بتحریک العضلات ان یقضى بنحو آخر ویوجد فی المثال صورة اخرى فهذا العبد بما لا یصل الی صمیم القوة العازمة التي هی فی قلب الطبيعة الكلية وانما اتخیل انها فی مرکز العرش وان المركز لذلك صار مأوی العناصر والموالید حتی یقصر الیها بلا واسطة ویأخذ عنها شفا هابل یصل الی خلاصة سید وصفاهو همت وینظر من تلك الكوة الی القوة العازمة فیختلط لون المرأة بالمرئی فی الحدقة ویقصر علمه عن احاطة الاسباب والوصول الی صمیم هذه الحقيقة فلا یعرف الاهداء الاقتضاء وحكمه ادهمة هذا السید جامعة لهذه الاحکام مانعة للاحکام المضادة لها فیسری الجمیع والمنع فیہ من حیث لا یدری ثم یناقب هذا الانکشاف

سببوں کے جوہم نے ذکر کئے اور جس کا ذکر نہیں کیا اور نہیں ہوتی یہ خبر دینی سامنے اور روبرو کئے تاکہ سچی ہو ضرور اور دوسری بات دونوں باتوں میں سے یہ ہے کہ اس شخص کو ایک امر منکشف ہو مجمل اور منحل ہو جائے یہ انکشاف اجمالی الہام مجمل کی طرف پس مبادرت کریں اس کی طرف اس کے سینہ کے علوم اور اس کی شرح کریں اس حیثیت سے کہ دریافت نہ ہو اور جیسا کہ اس کے علوم شرح کرتے ہیں انکشاف اجمالی کے سونے میں اور وہ ہو جاتا ہے ایسا خواب کہ محتاج تعبیر کا ہوا اسی طرح مختلف الہام اجمالی اور شرح اور تفسیر تراشیدہ علوم مخرونہ سے محتاج تعبیر کا ہوتا ہے اور اس وقت کچھ اعتبار نہیں ٹھنڈک اور اطمینان کا اس واسطے کہ فی الحقیقت یہ دل کی تسلی ہے ایک امر اجمالی سے اس حیثیت سے کہ وہ محفوظ ہے اس شرح میں اور کبھی اس کی طرف متبادر ہوتے ہیں خطرات نفس اور استعجال طبیعت اور دھوکہ شیطان تو آدمی کی نظر قاصر ہوتی ہے تمیز ہے تو وہ امر اس کے نزدیک غیر مبین رہتا ہے

خطابا لاسباب مما ذکرنا ومما طوینا ذکرہ ولیس هذا اخبارا شفاهیا حتی یکون صادقا البتہ وثانیہما ان ینکشف له امر مجمل یتحول هذا الانکشاف الاجمالی الہاما مجبلا فیتبادر الیہ العلوم المخزونة فی صدرہ فنشرہ شرحا من حیث لا یدری وکما انہا شرح الانکشاف الاجمالی فی المنام فیصیر رؤیا یحتاج الی التعبير فکذلک هذا المختلط من الہام اجمالی وشرح وتفسیر منحوت من العلوم المخزونة یحتاج الی التعبير ولا عبرة حینئذ بالثلج والاطمینان لانه فی الحقیقة ثلج بالامر الاجمالی من حیث هو محفوظ فی هذا الشرح وربما تبادرو الیہ هاجس نفس واستعجال طبیعة وتسویل شیطان فقصیر نظره عن التميز فبقی الامر عنده غیر مبین وبالجملة فمن رای هذه الصورة المختلطة قال وعد ولم

الغرض جو دیکھے اس صورت مقتلط کو وہ
 کہے گا کہ وعدہ کیا اور موعود نہ ملا اور جو
 شخص دیکھے ہزٹے کو متمیز دوسرے سے
 وہ کہے گا وہ اجمالی ہے اور وہ وفا ہوا اگرچہ
 عالم میں ہوا اور کسی قالب میں ہوا اور
 صورت تراشیدہ یا ساتھ اس شے کے کہ وہ
 اس کی تفسیر ہے محتاج تعبیر کی تھی اور
 تعبیر نہ پائی جیسی چاہیے تھی اور یا مخلوط
 ہو گئی اس سے جس سے آلودہ ہوا صدق
 اور لہنی صرافت پر نہ رہے خلاصہ یہ کہ یہ
 دونوں وجہیں عاری رکھتی ہیں متوسطین
 کو مگر اہل کمال اس سے علیحدہ ہیں مگر یوں
 کہا جائے کہ محتاج تعبیر ہیں لیکن ان پر
 اپنے تجربے کے سبب احکام عالم میں امر چھپا
 نہیں رہتا واللہ اعلم۔

تحقیق و تمثیل جاننا چاہیے کہ تحقیق
 ارادہ ہے ظہور خلائق کی علتوں کا زردہاں
 ہے لیکن ارادہ کا ایک محل ہے علت
 جہاں سے وہ صادر ہوتا ہے اور وہ کیا ہے
 ذات کا مقتضی ہونا اس ارادہ کے واسطے اور
 مستلزم ہونا اس ارادے اس امر میں کسی
 کو شک نہیں اس واسطے کہ ارادہ بذات

یوجد الموعود ومن رای کل شیء
 متمیزا من غیره قال الوعد
 اجمالی وقد وفی به ولو فی
 نشأة دون نشأة وشبح دون شبح
 والصورة منحوتة اما بما هو
 تفسیر له محتاج الی التعبير ولم
 یعبر حق التعبير واما یخلط
 تلوث به الصدق ولم یبق علی
 صرافته وبالجملۃ فالوجهان
 جمیعا انما یعتریان المتوسطین
 اما اهل الکمال فهم بمعزل من
 ذلک اللهم الا المحتاج الی
 التعبير ولكنهم لبحرهم فی
 احکام النشآت لا یعما علیهم
 الامر والله اعلم۔

تحقیق و تمثیل اعلم ان
 الارادة هی مرقی علل صدور
 الخلاق ولكن للارادة علة تصدر
 منها وهی اقتضاء الذات لها
 واستلزامها اباها لا یشک فی
 ذلک احد لان الارادة لیست
 واجبة بذاتها لكنها واجبة بذات

خود تو واجب نہیں ہے لیکن وہ ارادہ واجب ہوتا ہے واجب الوجود کے واجب کر دینے سے باقی رہی یہاں ایک بات بہت مشکل وہ یہ کہ آیا تعلق ارادہ کا ساتھ اس کے ہے نہ اس کی ضد سے بسبب اس کی خصوصیت کے اور تعین اس کی واجب ہے ساتھ ذات ارادہ کے نہیں مرتفع ہوتا واسطے اس کے وجوب طرف ذات واجب کے یا مرتفع ہوتا ہے وجوب اس کا اس جہت سے بھی طرف ذات واجب کے یا جیسی مرتفع ہوتا ہے وجوب نفس ارادہ کا طرف ذات واجب کے پس یہ راز اکثر لوگوں پر پوشیدہ رہا اور حق بات یہ ہے کہ جو فائدہ ہے واسطے وجوب ذات اس کی کے اور اس کے وجود کی اصل اس کی ذات سے وہ فائدہ ہے واسطے ہر کمال کے جو پیدا ہو واسطے اس کے بعد اس کے وجود امر وجوب کے باعتبار اس کی ذات کے جزا این نیست کہ اس کو آراستہ کرتا ہے اس کمال سے وہ جو آراستہ کرتا ہے اس کو ساتھ وجوب کے اس سے تو پس نہیں ہے تعلق ارادہ کا مگر مقابل فراخی استعدادوں تاثیر یہ کے جن کا

الواجب بقى ههنا شئ مشكل جداهل تعلق الارادة بهذا دون ضده من جهة خصوصية هذا وتعينه واجب بذات الارادة لا يرقى لذلك وجوب الى الذات الواجبة او يرقى وجوبها من هذه الجهة ايضا الى الذات الواجبة كما يرقى وجوب الارادة نفسها اليها فاستتر هذا السر على اكثر الناس والحق ان الفاقد لوجوب ذاته ووجوده من جذر ذاته فاقد لكل كمال يحدث له بعد وجوده ووجوبه باعتبار ذاته انما تلبسه بذلك الكمال من الذى تلبسه بالوجوب منه فليس تعلق الارادة الاحذو انبساط الاستعدادات التاثيرية المسماة بالاسماء والاستعدادات التاثيرية المسماة بالاعيان من جهة اقتضاء الذات واستلزامها وانبساط تينك القبلتين له حصر يمنع الزيادة والنقص ناشى من جهة الذات

نام اسما ہے اور استعدادوں تاثیر یہ کہ جن کا نام اعیان ہے بسبب اقتضاء ذات اور اس کی مستلزم ہونے کی اور فراخیان دونوں استعدادوں تاثیر یہ کہ واسطے اس کے ایک حصر ہے کہ منع کرتا ہے زیادتی کو اور نقصان کو جو ظاہر ہو جہت ذات سے اور ہم ایک مثل اس کی بیان کریں کیا یہ بات نہیں ہے کہ محاسب کا جب ارادہ متعلق ہو واحد سے تو پیدا ہوگا اس سے واحد دوسرے نظر سے تو وہ حادث ہوئے دو اور پھر نکالا اس سے ایک اور ایک ایک تیسرے نظر سے تو حادث ہوئے تین عرض اور جس وقت متعلق ہو ارادہ اس کا ایک مشتق کو دوسرے مشتق سے ضم کرنے کا بقدر وسعت اس کے علم کے تو حادث ہوئی مراتب احاد اور عشرات اور مآت اور الوف کے پھر جمع کیا بعض کو ساتھ بعض کے اور بقدر فرض عقل کے تو ہونگے امور غیر متناہی بذات خود محصور نسبت کرنے طرف واحد کے کیونکہ وہ مشتق ہوئی ہیں اس سے نہ اس کے سوا سے اور متمیز ہیں بعض مراتب بعض سے جہت طریق اشتقاق سے تو اس

ولنضرب لذلك مثلا اليس ان المحاسب اذا تعلقت ارادته بالواحد فشق منه واحدا وواحدا بثنية النظر فحدث اثنان وشق منه واحدا وواحدا وواحدا بثليث النظر فحدثن ثلاثة وبالجمله اذا تعلقت ارادته بضم مشتق الى مشتق قدر ما يسعه علمه فحدث مراتب الاحاد والعشرات والمآت والالوف ثم جمع بعضها ببعض بقدر ما يسعه فرض العقل جاءت امور غير متناهية في انفسها محصورة بالاضافة الى الواحد فانها يشتق منه دون غير ومتميزا بعض المراتب من بعض من جهة نحو الاشتقاق فاخذ علة ظهور هذه الصور العددية المتكثرة تعلق الارادة بظهور كمال المحاسب ومنشأتعين تلك المراتب بالترتيب والانحصار والانضباط بحيث لا يزيد ولا ينقص هو

الطبیعة العددية المحفوظة قبل
الارادة كان الارادة حكاية
لطبیعتها ومنصة لظهور
احكامها فنسبته الجعل
والایجاد الى الماهیات كنسبة
تاثیر المحاسب فی الاعداد من
جهة ظهور صورتها بعد مالم
يكن ونسبة الماهیات ولو ازمها
الى مفيضها قبل الجعل كنسبة
مراتب الاعداد الى الواحد وتقدم
بعضها على بعض ولزوم خواص
تلك المراتب لها من قبل
الطبیعة العددية فقط فهذا معنى
قولهم الماهیات غير مجعولة
والجعل والایجاد هو الظهور
والفیض المقدس وارتباط
الماهیات بمفيضها كارتباط
المراتب العددية بالواحد
وتعینها بخواصها كتعین تلك
المراتب بخواصها فرضا قبل ان
تتعی وجود او هو الفیض
الاقدر فكما ان للعدد سلسلة

وقت ہوگی علت ظهور ان صور عددیہ
مکثرہ کے تعلق ارادہ کا ساتھ ظہور کمال
محاسب کے اور منشاء تعین ان مراتب کا
ساتھ ترتیب و انحصار و انضباط کے اس
حیثیت سے کہ نہ زیادہ ہونہ کم وہ طبیعت
عددیہ ہے جو محفوظ ہے ارادہ سے پہلے گویا
کہ ارادہ حکایت ہے واسطی اس کی
طبیعت کے اور منصف ہے اس کے ظہور
احکام کا تو یہ نسبت جعلی اور ایجاد کی
طرف ماہیات کے ایسی ہے جیسے نسبت
تاثیر محاسب کے بیچ اعداد کے جت ظہور
ان کی صورتوں کے بعد اس کے نہ تھی اور
نسبت ماہیات اور ان کے لوازم کے
طرف ان کے مفيض کے جعل سے پہلے
ایسے ہے جیسے نسبت اعداد کی طرف واحد
کے اور تقدم ان کے بعض کا بعض سے
اور لزوم خواص ان مراتب کا طبیعت
عددیہ کے قبیل سے ہے فقط پس یہ معنی
ہیں ان کے قول کے الماہیات غیر مجعولہ
اور جعل و ایجاد وہ ظہور اور فیض مقدس ہے
اور ارتباط ماہیات کا اپنے مفيض سے ایسا
ہے جیسے ارتباط مراتب عددیہ کا ساتھ واحد
کی اور تعین ماہیات کا ساتھ خواص اپنے

کے ایسا ہے جیسے تعین ان مراتب کا اپنے خواص سے فرما پہلے اس سے کہ متعین ہو وجود اور وہ فیض اقدس ہے بس جیسے واسطے عدد کے ہے سلسلہ ترتیب وار بعض بعد بعض کے کہ ممتد ہے واحد طرف سے نامتناہی کے پوشیدہ ہے بیچ واحد کے جہت فرض سے نہ جہت تقرر بالفعل سے اسی طرح ہے واسطے طبیعت کلیہ کے ساتھ اس شے کے جو اس کے خیر میں ہے ارکان وموالید سلسلہ مرتبہ بعض بعد بعض کے معلوم التواص والمراتب چنانچہ اللہ تعالیٰ ارزوںے حکایت ان حقائق کو بیان فرماتا ہے واما المنا اللہ مقام معلوم کہ منفسر ہے طرف انواع کے انفسار حاصر ایسا کہ نہ زیادہ نہ کم اور نہ ممکن ہوا بد تک پھر منفسر ہوتی ہیں وہ نوعین طرف افراد کے جب ان کو ضرب کریں اتصالات فکلیہ وارضیہ میں اور ملاحظہ کریں وضع سابق کا واسطے وضع لاحق کے تاغیر نہایت ممتد ہے یہ سلسلہ ماہیات الماہیات سے اور حقیقت الحقائق سے طرف لانہایت کے کہ پہناں ہے حقیقت الحقائق میں اورابط اشياء ہے باعتبار فرض

مرتبة بعضها بعد بعض ممدة من الواحد الى ما لا يتناهى كامنة في الواحد من جهة الفرض والتقدير لا من جهة التقرر بالفعل فكذلك للطبيعة الكلية بما في حيزها من اركان ومواليد سلسلة مرتبة بعضها بعد بعض معلومة الحواص والمراتب كما قال عن من قائل حكيات عن تلك الحقائق وما منا الاله مقام معلوم منفسرة الى الانواع انفسارا حاصرا لا يزيد ولا ينقص ولا يمكن ذلك ابدًا ثم تنفسر تلك الانواع الى الافراد بضربها في الاتصالات الفلكية والارضية وملاحظات الوضع السابق المعدّ الموضع اللاحق الى غير النهاية ممتدة هذا السلسلة من ماهية الماهيات وحقيقة الحقائق الى ما لا يتناهى كامنة في حقيقة الحقائق والبسط الاشياء من جهة الفرض

وامکان کے نہ باعتبار جہت تقریر بالفعل کے پھر مرتبط ہوا ساتھ حقیقت الحقائق خارج کے اور اس میں ظاہر ہوئی صورت حقیقت الحقائق کی اور ارتباط خارج کا حقیقت الحقائق سے ایسا ہے جیسے ارتباط لوازم کا ساتھ ماہیات کے پس صادر ہوئی اس تجلی بالارادہ والاختیار سے طبیعت کلیہ واحدہ کہ وہ مانند ایک شخص واحد کے ہے کہ جس سے صادر ہوئے اس کے واسطے سے ارکان و عناصر پھر حاصل ہوئے امتزاج عناصر و ارکان سے موالید اور اور اک کیا اس شخص واحد نے اپنے رب کو فرد صمد اپنے خیال میں تو حاصل ہوئی صورت علمیہ کہ وہ کیفیت علمیہ ہے ایک اعتبار سے اور نفس معلوم ہے ایک اعتبار سے اور نفس علم ہے ایک اعتبار سے اور یہ پہلے تجلی ہے طبیعت کلیہ میں پھر نازل ہوئی مدارک مقیدہ تو ہو گئے حضرات انہیں ہی سے حظیرہ قدس وغیرہ مشہد

آخر اخلاق انسان میں سے ایک خلق ہے اس کا نام سمت صالح ہے اس کی حقیقت یہ ہے کہ وہ منفذ ہے نفس ناطقہ

والامکان لا من جهة التقرر بالفعل ثم ارتبط بحقيقة الحقائق الخارج وظہر فیہ صورة حقیق الحقائق وارتباط الخارج بحقيقة الحقائق كمثل ارتباط اللوازم بالماہیات فصدر من هذا التجلی بالارادة والاختیار طبیعة کلیة واحدة هی كشخص واحد صدر منه بواسطتها الارکان والعناصر ثم حصل من امتزاج القیلتین الموالید وادرب هذا الشخص الواحد ربه الفرد الصمد فی خیاله فحصلت صورة علمیة هی کیفیت علمیة باعتبار ونفس المعلوم باعتبار ونفس العلم باعتبار وهذا اول تجلی فی الطبیعة الكلية ثم نزلت فی المدارک المقیدة فصارت حضرات منها خطیرة القدس وغیرها مشہد آخر من اخلاق الانسان خلق یسمى بالسمت الصالح حقیقة ینفذ

کا اپنے اعمال اور اخلاق کا جو اس میں اور اللہ تعالیٰ میں ہیں یا وہ اعمال و اخلاق درمیان اس کے اور لوگوں کے ہیں اور ان کا ہدایت پانا ہے واسطے نظام صلح کے کہ اللہ تعالیٰ راضی ہو اپنے بندہ سے تو جب اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کی بہتری چاہتا ہے تو اس کو سمجھ دیتا ہے ان اعمال و اخلاق کی اور ہدایت کرتا ہے اس کو ان کے نظام صلح کی وہ سمجھ افاضہ ہوتی ہے درگاہ رحمت سے بے فکر و رویت کے اس سے اور یہ افاضہ تحقیق ایک برکت ہوتی ہے نفع کی گئی خلق سمت صلح میں اور یہ معنی ہیں اللہ تعالیٰ کے اس قول کے واوحینا الیہم فعل الخیرات و اقام الصلوٰۃ۔ اور یہ صورت ہے ایجاد فعل کی اور تابع ہوتا ہے اس ایجاد کے ایجاد علم ان اعمال و اخلاق اور ان کے نظام محبوب کے ساتھ اور اللہ کے بندوں میں سے کوئی کامل نہیں ہوتا مگر ساتھ ان دو ہدایتوں کے لیکن بہت سے افراد انسان ہیں کہ مستوجب ایجاد مشافہ کے نہیں درگاہ رحمت سے بغیر واسطے کے تو اس وقت بہتری یوں ہوتی ہے کہ رحمت مستوجہ ہوتی ہے کسی کامل بشر کی

النفس الناطقة باعمالها و اخلاقها التي هي فيها بينه وبين الله وبينه وبين سائر الناس و اهتدائها لنظام صالح فيها يرضاه الله من عبده فاذا شاء الله بعبد خيرا فقهه بتلك الاعمال و الاخلاق و هداه لنظام صالح فيها تفقيها مفاضيا من حصره الرحمة من غير فكر و روية منه و هذه الافاضة انما تكون بركة منفوخة في خلق السموات و الارض و هذا هو معنى قوله عن من قائل و اوحينا اليهم فعل الخيرات و اقام الصلوٰۃ۔ و هذه الصورة ايجاد الفعل و يتبع هذا الایجاد ايجاد علم بتلك الاعمال و الاخلاق و نظامها المحبوب و لا يتكامل احد من عباد الله الا بهاتين الهدایتين لكن كثير من افراد الانسان لا يستوجبون الایجاد الشفاهی من

طرف جو استحقاق رکھتا ہو اپنی جبلت کے سبب اس امر کا کہ ٹکل آئے احکام فرد خاص سے اور وہ رہ جائے گروہ مردم میں ان کے مزاج کے موافق اور ان کے مزاج کے موافق اعمال و اخلاق کے اور ان کی ترقی کے طبیعت کے لائق جو ان کے واسطے تقدیر کیا گیا ہے اللہ تعالیٰ کی قربت سے اور نیز مستوجب ہو اس امر کا اپنی فطرت۔ کہ سبب کہ جذب کرے خیر طبیعت سے طرف حیز قدس کے اور وہاں منصف ہو سکا نفس ساتھ لون وحی کی اور احاطہ کر لے ان دونوں ہدایتوں کا ازروئے تحقیق اور تبیین کی پس جس وقت متوجہ ہو رحمت طرف اس کامل کی جس کی یہ صفت ہو وہ رحمت اس سے مل جائے اور اس کو ڈھانک لے تو اس میں منطبع ہو جائے یہ سر مراد اور قالب ہو جائے یہ سر اجمالی اپنی بقا کی صورت میں ساتھ احکام ان لوگوں کے پس سرایت کرے اس سے در حال یہ کہ وہ طرف علم ہے پھر وارد ہو حیز ذکر میں اور رویت میں پھر کلام کرے جیسا کہ اس کو حاصل ہوا ہے۔

حضرة الرحمة بغیر واسطه فکان الخیر حینئذ ان تتوجه الرحمة الی کامل من البشر یتحق بجبلتان ینسلخ من احکام الفرد الخاص ویبقى بامة من الناس بحسب امرجتهم وما یلیق بها من الاعمال والاخلاق وکیفیه ترقیهم من الطبیعة الی ما قدر لهم من القرية ویستوجب ایضا بفطرته ان یجذب من حیز الطبیعة الی حیز القدس فتنصف هنالک نفسه بلون الا بجائین ویحیط بهما تحققا وتبیینا فاذا توجهت الی کامل هذا نعتہ ضمته الیها وعظته فانطبع فیہ السر المراد وتستبیح هنالک هذا السر الاجمالی بنسوة بقاءه باحکام تلک الامة فیسری عنه وقد وعی علما ثم یزد الی حیز الفکر والروية فیتکلم کما وعی۔